اُمّید

مولانا الطاف حسین حالؔی

پیدائش: ۱۸۳۷ء وفات: ۳۱/دسمبر ۱۹۱۴ء

مولانا الطاف حسین حالؔی پانی پت میں پیدا ہوئے۔ انھیں پڑھنے کا اس قدر شوق تھا کہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے گھر بار چھوڑ کر دہلی چلے گئے جہاں انھوں نے مختلف علوم سیکھے۔ حالؔی نے بچوں کے لیے بھی اچھی اچھی نظمیں لکھیں۔ 'یادگارِ غالب'، 'مدو جزرِ اسلام'، 'حیاتِ جاوید' وغیرہ ان کی مشہور کتابوں کے نام ہیں۔ حالؔی کا انتقال پانی پت میں ہوا۔

اس نظم میں حالؔی نے انسان کی زندگی میں 'اُمّید' کی اہمیت کا ذکر کیا ہے۔

جب کوئی ناؤ ڈگمگاتی ہے آس جب دل کی ٹوٹ جاتی ہے
ساری دنیا نظر چُراتی ہے صرف اُمّید کام آتی ہے
یہ اگر دِل سے کوچ کرجائے
آدمی تِلمِلا کے مَرجائے

صبح و شام اور رات دِن مالی باغ کی کررہا ہے رکھوالی
پھول پتّوں سے گود ہے خالی آس نے جی میں جان ہے ڈالی
گرم جھونکے جو دِل جلاتے ہیں
پھول اُمّید کے لُبھاتے ہیں

جب کہ آتا ہے امتحاں سر پر اور کتابوں کے دیکھ کر گٹھّر
ٹوٹ جاتی ہیں ہمّتیں اکثر دِل سے اُمّید کہتی ہے بڑھ کر
اُٹھ ! سبق یاد کر ، اُداس نہ ہو
پھر یہ ممکن نہیں کہ پاس نہ ہو

غم کرے کس لیے اُداس ہمیں کامیابی کی جب ہے آس ہمیں
محنتوں سے نہیں ہِراس ہمیں اپنی اُمّید کا ہے پاس ہمیں
کتنی پیاری ہے ، کیا سُہانی ہے
دِل کی مَلکہ ہے ، مَن کی رانی ہے

نظر چُرانا	-	بچنے کی کوشش کرنا	رکھوالی کرنا	-	حفاظت کرنا
کام آنا	-	مدد کرنا	ہِراس	-	خوف، ڈر، نا اُمیدی

مشق

❋ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ ناؤ کب ڈگمگاتی ہے؟

۲۔ اُمّید کب کام آتی ہے؟

۳۔ باغ کی رکھوالی کون کرتا ہے؟

۴۔ ہمّتیں کب ٹوٹ جاتی ہیں؟

۵۔ اُمّید دِل سے کیا کہتی ہے؟

۶۔ آخری بند میں شاعر نے اُمید کو کیا کہا ہے؟

❋ درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔

۱۔ گرم جھونکے جو دِل جلاتے ہیں — پھؤل اُمّید کے لُبھاتے ہیں

۲۔ اُٹھ ! سبق یاد کر ، اُداس نہ ہو — پھر یہ ممکن نہیں کہ پاس نہ ہو

❋ اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

سرگرمی :

اس نظم میں لفظ 'پاس' الگ الگ معنوں میں آیا ہے۔ اپنے استاد سے ان کا فرق معلوم کیجیے۔